

5019 - غیرمسلم لڑکی کے مطالبہ پر ایک مسلمان عورت کا عظیم قصہ

سوال

مرحبا : میری عمر پندرہ برس ہے اور میں اسٹریلیا میں پڑھتی ہوں ، میرے ذمہ ادیان کے بارہ میں ایک مقالہ ہے جس کا موضوع اسلام میں عورت کے احکام ہے ، میں نے آپ کی ویب سائٹ کو بہت مفید پایا مجھے علم نہیں کہ کہیں مزید معلومات ارسال کرنے کوئی مانع تو نہیں اور کتنا ہی اچھا ہو کہ کسی عورت کا کوئی قصہ جو اس مقالہ میں معاون ہو ؟

میں حقیقت میں جس طرح غیرمسلم عورتوں کے بارہ میں جانتی ہوں مسلمان عورتوں کے بارہ میں بہت زیادہ علم نہیں رکھتی ، لیکن اتنا علم ہے کہ اسلام میں عورت پر بہت زیادہ پابندیاں ہیں -
مجھے امید ہے کہ آپ اس موضوع میں میری تصحیح کریں گے -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہم آپ کے اہتمام اور سوال پر مشکور ہیں ، اور ذیل میں ہم آپ کے سامنے ایک عظیم مسلمان عورت کا قصہ رکھتے ہیں جس میں ہوسکتا ہے آپ کا مطلوب بھی پورا ہو جائے اور آپ کے لیے حق کے راستے کی طرف دلیل اور چراغ بن جائے :

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مالک بن انس نے اپنی بیوی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہہ دیا کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ بھی ہیں کوکہا :

بلاشبہ یہ شخص - یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم - شراب نوشی کو حرام کہتا ہے ، اور مالک وہاں سے شام چلا گیا اور وہیں مرگیا (یعنی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو مالک وہاں سے بھاگ گیا اس لیے کہ اسے شراب کی حرمت پسند نہیں آئی اور شام میں کفر کی حالت میں ہی مرگیا)

ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا اور ان سے بات کی تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں :

اے ابوطلحہ ! تیرے جیسے آدمیوں کو تو تو نہیں کیا جاسکتا لیکن بات یہ ہے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان عورت

ہوں اس لیے میں شادی نہیں کرسکتی !

توابطلحہ رضي الله تعالى عنه کہنے لگے تجھے مہر بھی ملے گا ، توام سلیم رضي الله تعالى عنه نے بوجھا میرا مہر کیا ہوگا ؟

ابوطلحہ نے کہا : سونا اورچاندی (یعنی سونے چاندی کی رغبت دلائ) توام سلیم رضي الله تعالى عنه کہنے لگیں مجھے سونا چاندی نہیں چاہیئے ، میں توجھ سے اسلام کا مطالبہ کرتی ہوں کہ اسلام قبول کرلو ، اگراسلام قبول کرلوگے توپہی میرا مہرہوگا اس کے علاوہ میں کچھ بھی نہیں مانگوں گی ۔

ابوطلحہ رضي الله تعالى عنه کہنے لگے : اس میں میرا کون تعاون کرے گا ؟ ام سلیم رضي الله تعالى عنه کہنے لگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تعاون کریں گے ، لہذا ابوطلحہ رضي الله تعالى عنه نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے گئے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا توکہنے لگے تمہارے پاس ابوطلحہ آ رہا ہے اوراس کی آنکھوں میں اسلام کی چمک ہے ۔ (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کامعجزہ ہے کہ ابوطلحہ کے کلام کرنے سے قبل ہی اس کے اسلام کا علم ہوگیا) ۔

ابوطلحہ رضي الله تعالى عنه نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوام سلیم کی ساری بات بتائی اوراس پرانہوں نے ام سلیم رضي الله تعالى عنہا سے شادی کرلی ۔

انس رضي الله تعالى عنه سے اس قصہ کے راوی ثابت البنانی کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے زیادہ کسی اورکے مہرکے متعلق کوئی خبرنہیں پہنچی اس لیے کہ ام سلیم رضي الله تعالى عنہا اسلام کومہربنایا توابوطلحہ رضي الله تعالى عنه نے ان سے شادی کرلی ۔

ام سلیم نیلگوں اورقدرے چھوٹی آنکھوں کی مالک خاتون تھیں ابوطلحہ رضي الله تعالى عنه کے ساتھ رہیں حتی کہ ان کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا ، ابوطلحہ رضي الله تعالى عنه ان سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ۔

اوروہ بچہ بہت سخت بیمار ہوگیا توابوطلحہ رضي الله تعالى عنه اس کی بیماری سے بہت پریشان وعاجز اور اس کی وجہ سے بہت زیادہ کمزوراوردبلے ہو گئے ، ابوطلحہ رضي الله تعالى عنه کی عادت تھی کہ وہ فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اورآدھے دن تک وہیں رہتے ۔

پھر واپس آ کرکھانے کھاتے اورقیلولہ کرتے اورظہر کی نماز پڑھ کرتیار ہوکے چلے جاتے اورعشاء کے وقت واپس آتے تھے ، ایک شام ابوطلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اورایک روایت میں ہے کہ مسجد) کی طرف چلے گئے اوربچہ

قضائے الہی سے فرت ہو گیا (یعنی ان کی غیر موجودگی میں)

تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں : ابوطلحہ کوان کے بچے کی موت کا کوئی نہ بتائے ، بلکہ میں خود ہی انہیں بتاؤں گی ، انہوں نے بچے کی تجہیز و تکفین کی اور اسے ڈاھانپ دیا گویا کہ وہ سو رہا ہو اور اسے گھر میں ایک طرف لٹا دیا ۔

ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئے اور ان کے ساتھ مسجد والوں میں سے ان کے دوست بھی تھے ابوطلحہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور پوچھنے لگا بیٹا کی حالت کیسی ہے ؟

تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب تھا :

اے ابوطلحہ جب سے اسے تکلیف شروع ہوئی ہے ابھی کچھ دیر پہلے ختم ہوئی ہے ، اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام اور راحت محسوس کر رہا ہے !

(ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کوئی جھوٹ نہیں بلکہ انہوں نے تور یہ کیا جس میں ان کا مقصد یہ تھا کہ بچے کو تکلیف اور بیماری سے موت کے سکون و راحت اور آرام میں ہے اور ان کے خاوند یہ سمجھے کہ بچے کی حالت پہلے سے بہتر اور اچھی ہے)

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں کھانا دیا ان سب نے کھانا کھایا اور سب دوست چلے گئے ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ اٹھے اور اپنے بستر پر جا کرسو گئے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اٹھیں اور خوشبو وغیرہ لگائیں اور ابوطلحہ کے لیے اچھا بناؤ سنگار کیا جس طرح وہ پہلے کرتی تھیں ۔

(یعنی اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگار کیا جو کہ ان کے صبر عظیم اور تقدیر اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ایمان کی دلیل اور نشانی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے حصول کے لیے صبر اور ان کے غم کے شعور کو چھپانے اور اس امید کی دلیل ہے کہ اس رات اپنے فوت شدہ بچے کے عوض میں خاوند سے ہم بستری کر کے حمل کی امید رکھتے ہوئے کیا)

پھر آکر خاوند کے بستر میں داخل ہوئے تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوشبو آئی اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کیا جو آدمی اپنی گھر والی سے کرتا ہے (یہ راوی نے خاوند کا بیوی سے ہم بستری کے واقعہ بیان کرنے میں ادب و عفت کا طریقہ ہے)

جب رات کا آخری پہرہ ہوا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں :

اے ابوطلحہ ذرا یہ توبتائیں کہ اگر کچھ لوگ کسی کے پاس عاریۃ کوئی چیز رکھیں اور پھر وہ اپنی اس رکھی ہوئی چیز کا مطالبہ کریں تو کیا انہیں یہ لائق ہے کہ وہ ان کی رکھی ہوئی چیز واپس نہ کریں ؟

ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے انہیں اسے اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں : تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو بیٹا عاریتاً دیا تھا پھر اللہ نے اسے قبض کر لیا ہے ، لہذا آپ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کریں !

ابوطلحہ کو غصہ آیا اور کہنے لگے : تو نے مجھے ایسے ہی رہنے دیا حتیٰ کہ میں نے جماع اور جنابت بھی کر لی اور پھر مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر دی !

پھر انہوں نے (إنا لله وإنا إليه راجعون) بلاشبہ ہم بھی اللہ کے لیے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ، پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی

جب طلوع فجر ہوئی تو غسل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی اور انہیں سارا قصہ بیان کیا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اس گزری ہوئی رات میں برکت فرمائے ، تو اس سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حمل ٹھہر گیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلیم کے بارہ میں کی ہوئی دعا قبول ہوئی)

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جاتی تھیں جب آپ جاتے وہ بھی جاتیں اور جب واپس آتے تو وہ بھی آجاتیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہو تو میرے پاس لانا ، ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے واپس آتے تو رات کو نہیں آتے تھے ۔

(یعنی رات کو مدینہ میں نہیں آتے تھے تا کہ اہل عیال کو گبراہٹ میں نہ ڈالیں اور بیویاں سفر پر گئے ہوئے خاوندوں کے لیے تیاری کر لیں)

نبی صلی اللہ جب اس سفر میں مدینہ کے مریب پہنچے تو ام سلیم کو دردوں نے آیا ، اور ان کی وجہ سے ابوطلحہ کو بھی رکتا پڑا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل پڑے ، تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی اے اللہ تجھے علم ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نکلوں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ میں داخل ہوؤں اور تو دیکھ رہا ہے کہ میں اس کی وجہ سے رکا ہوا ہوں ۔

انس رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ :

ام سلیم رضي الله تعالى عنها کہتی ہیں : اے ابوطالحہ مجھے اب وہ درد نہیں جو پہلے ہو رہی تھی (یہ ان کی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہی وہ درد جاتی رہی تا کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملیں)

تو وہ دونوں وہاں سے آگئے اور جب مدینہ آگئے تو پھر درد شروع ہوا تو ام سلیم رضي الله تعالى عنها نے ایک بچہ جنا ، اور ام سلیم اپنے بیٹے انس رضي الله تعالى عنه کو کہنے لگیں اے انس اسے اس وقت کوئی چیز نہیں کھلانی جب تک کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جاؤ

اور بچے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں (اس لیے کہ وہ چاہتی تھیں کہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ جائے ، جو کہ ان کے عظیم الشان ایمان پر دلالت کرتا ہے حالانکہ عورت عادتاً پیدائش کے بعد سب سے پہلے بچے کو دودھ پلانے کی کرتی ہے)

انس رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ : بچے نے رات روتے ہوئے گزاری اور میں ساری رات اس کا خیال رکھتا رہا اور بچے کو کوشش کرتا رہا جب صبح ہوئی تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھاری دار چادر لیے ہوئے صدقہ کے اونٹ یا بکریوں کو نشانہ لگا رہے تھے تاکہ وہ دوسروں میں گھل مل کر ضائع نہ ہو جائیں ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی طرف دیکھا تو فرمانے لگے : کیا بنت ملحان کے ہاں بچے پیدا ہوا ہے ؟

جواب کہا گیا جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے صبر کرو میں تیرے لیے فارغ ہوتا ہوں ۔

انس رضي الله تعالى عنه کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا اسے رکھا اور بچے کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے : کیا اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ہے ؟ تو صحابہ نے جواب دیا جی ہاں کھجوریں ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں لیں اور انہیں چبا کر اپنے تھوک کے ساتھ بچے کے منہ میں ڈالیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک اللہ تعالیٰ کی جانب سے بابرکت ہے) اور اسے چٹائی اور بچہ کھجور کی مٹھاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک چوسنے لگا ۔

تو اس طرح بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے داخل ہو کر انٹریوں کو کھولنے والی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک تھی ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے دیکھو انصار کی کھجوروں سے محبت ہے ، انس رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام بھی رکھ دیں ، تو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس کے سر پر پیار کیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا ، تو انصار میں اس سے افضل جوان کوئی نہیں تھا ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس عبداللہ کی اولاد بہت زیادہ تھی اور عبداللہ فارس میں شہید ہوئے (یعنی فارس کے شہروں کو فتح کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا)

یہ قصہ امام بخاری اور امام مسلم اور امام احمد اور طیبی ، وغیرہ نے روایت کیا ہے ، اوپر گزرنے والا سیاق طیبی کا بیان رکرده ہے ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کے سارے طرق احکام الجنائز ص 26 میں جمع کیے ہیں ۔

یہ تو مسلمانوں میں سے صرف ایک صحابیہ عورت کا ایک قصہ تھا ، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے قصے اور واقعات پائے جاتے ہیں جو عورتوں پر اسلامی اثر کو واضح کرتے ہیں ، کہ کس طرح ان پاکیزہ دلوں میں دین اسلام بسا ہوا تھا اور اس کے کیا اچھے نتائج حاصل ہوتے تھے ۔

اور کس طرح وہ دین کے ساتھ معاملات کرتے اور اعمال صالحہ اور سیرت نبویہ کس طرح کے پھل دیتے تھے ، دین حق اور دین صحیح کے متلاشی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اتباع کے لیے اگر کوئی دین تلاش کرتا ہے تو وہ دین اسلام ہی ہے ۔

آپ ایک دفع اس جواب اور قصہ کو پھر پڑھیں اور غورو فکر اور تدبر سے کام لیں ہو سکتا ہے کہ آپ بھی اپنی زندگی کا سب سے اہم قدم اٹھائیں اور سلام قبول کر لیں ، والسلام علی من اتبع الهدی ۔

واللہ اعلم ۔